Date:

س # 2

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں پبلک ایڈمنسٹریشن کے بہتر تصور کو کیسے یقینی بناتی ہے؟

تعارف:

پبلک ایڈمنسٹریشن کا بہترین تصور اسلامی نظامِ ریاست ہے جو کہ چودہ سو سال پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین نے پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خلفائے راشدین نے اپنے عہد کے حوالے سے نمایاں محکمہ جات کی بنیاد رکھی۔ جن میں داخلہ، خارجہ، خزانہ، پوسٹل سروسز کے محکمہ جات کے ساتھ ساتھ عدالتی اور تعلیمی نظام نمایاں تھے۔ اس کے علاوہ معاشی اور معاشرتی اصلاحات کیں۔ سرکاری ملازمین انہیں محکمہ جات کو چلاتے ہیں۔ اُن کی ذمہ داریاں اس کی بات کو یقینی بنانا ہے کہ جو نظامِ ریاست کا تصور اسلام نے دیا ہے اس پر عمل ہو۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے
کہ امانتیں اہل لوگوں کے سپرد
کر دو اور جب تم لوگوں کے درمیان
فیصلہ کرو تو عدل و انصاف سے کام لو۔" (النساء)

اسلام میں انتظامی ادارے اور ان کی ذمہ داریاں

مسلمانوں نے جہاں پر دنیا کے سامنے توحید و رسالت کے واضح عقائد رکھے وہاں پر انتظامی حوالے سے بھی کئی اہم ادارے قائم کیے

۱) محکمہ سرکاری خط و کتابت:

اس محکمہ کے تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے سامنے پیش آمدہ مقامات و معاملات کے احکام اور فیصلے لکھے جاتے ہر قسم کے سرکاری کاغذات اور معاملات کو لکھا جاتا۔ مردم شماری اور مسلمان قبائل کو سرکاری ہدایات بھیجنا بھی اس شعبہ کا کام تھا۔ اس محکمہ کے ملازمین کی ذمہ داریاں آج بھی معاملات کے احکامات اور فیصلے لکھے جاتے ہیں۔

۲) محکمۂ احتساب:

اس محکمہ کے تحت لوگوں کے اخلاق کی نگرانی و اصلاح۔ سرکاری افسران کی تربیت اور ان کا محاسبہ ہے۔ اس کے علاوہ تجارتی بدعنوانی کا خاتمہ بھی اس محکمہ کی ذمہ داریوں میں ہے۔

ارشادِ الٰہی ہے:

ترجمہ: "اگر ہم ان لوگوں کو اقتدار دیں گے تو یہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے اور لوگوں کو اچھائیوں کا حکم دیں گے اور برائیوں سے روکیں گے۔"

Date:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام طور پر لوگوں کے اخلاق اور دینی فرائض کے متعلق وقتاً فوقتاً احتساب فرماتے رہتے تھے اور اس کے ساتھ خدا کے احکامات کی پابندی کا حکم بھی دیتے۔

۳) **محکمۂ داخلہ:-**

ملک میں امن و امان قائم کرنا، نظم و ضبط برقرار رکھنے اور اسے سیاسی و معاشرتی انتشار سے بچانے کے لیے پولیس کا انتظام ہر ریاست کی ایک بنیادی ضرورت ہے۔ یہ ضرورت ریاستِ نبویؐ کو بھی تھی لیکن اتنی شدید نہیں جتنی دنیاوی ریاستوں کو پیش آتی ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرب کے جنگجو قبائل میں قتل و غارت کو ختم کر کے امن و سلامتی کی فضا قائم کی تھی۔ اس محکمہ میں کام کرنے والے ملازمین کا کام بھی امن و سلامتی قائم کرنا ہی ہے۔

۴) **محکمۂ خارجہ:**

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوشش صرف داخلی امن و امان کے قیام، عدل کے فروغ اور فتنہ و فساد کے دفعیہ تک محدود نہ تھی اور نہ ہی آپؐ کا مقصد قومی مفاد کا تحفظ تھا بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حکومت کا قیام تمام انسانوں کی فلاح و نجات کے لیے عمل میں آنا تھا۔ آپ ساری

Date: ٦

دنیا کو امن و سلامتی سے ہم کنار کرنے آرہے تھے۔
چنانچہ اس محکمہ کا مقصد بیرونی ممالک سے خط و کتابت
کے ذریعے رابطہ کرنا، انھیں دین حق کی دعوت دینا،
غیر ملکی زبانیں سیکھنا تاکہ ملکی و سفارتی کاموں میں آسانی
ہو۔ قابل ترین سفیروں کا انتخاب کرنا جو اس کا
حق ادا کر سکتے ہوں۔
روابط کے استحکام اور تعلقات کی بہتری کے سلسلے
میں ہدایا اور تحائف کا بھیجنا بھی عالمگیر روایات میں
شامل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحفے اور ہدایا کا تبادلہ
نہ صرف دوست یا ہم خیال ممالک کے ساتھ کیا بلکہ
دشمن ممالک کو بھی ہدایا کرنے میں تعلف نہیں برتا۔

۵) محکمۂ مالیات:

قرآن جس طرح اپنے نظام ریاست
کی بنیاد حاکمیت باری تعالیٰ پر رکھتا ہے۔ اسی طرح
نظام معیشت کو بھی الہامی ضابطوں اور خدا پرستانہ
تصور اخلاق پر استوار کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام
تر کوششیں اس بات پر تھیں کہ معاشی انصاف بغیر
کسی جبر کے قائم کیا جائے۔ جس کے لیے یہ ضروری
تھا کہ افراد معاشرہ کی ذہنی و اخلاقی تربیت ہو
اور قانون کی مداخلت کم سے کم ہو۔

Date:

محاصل کے بغیر کوئی بھی حکومت اور اس کا نظم و نسق نہیں چلایا جا سکتا کیونکہ جس طرح ہر شخص کو اپنی زندگی گزارنے کے لیے دولت کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح حکومت کو بھی اپنے فرائض انجام دینے کے لیے رقم کی ضرورت ہے۔

ریاست مدینہ کے اہم مالیاتی محاصل کے ذرائع:
غنیمت، فے، خراج، جزیہ، زکوٰۃ اور صدقات تھے۔

6) عدالتی نظام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت سربراہ ریاست، معاشرہ میں عدل و انصاف کے قیام و اجراء کے ذمہ دار تھے اور اسی لیے جسٹس ڈیپارٹمنٹ اہم ترین تھا۔ عہد نبوی میں عدالت و قضا کے تمام اختیارات اور قانون اسلامی کا نفاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں تھا۔

ترجمہ: مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ تمہارے درمیان عدل قائم کروں"۔ (القرآن)

7) تعلیمی نظام:

قرآن کی رو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنیادی طور پر معلم انسانیت بنا کر بھیجے گئے تھے۔ اس کے تحت تعلیم کتاب و حکمت اور تزکیہ نفس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنیادی کام تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی یہ اعلان کیا تھا۔

Date: ____________

ترجمہ: "بلاشبہ میں تو معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں"۔

۸) دفاعی نظام:

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دس سالہ مدنی زندگی میں 83 کے قریب غزوات و سرایا ہوئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں فتوحات کے سلسلے کی پوری تاریخ انسانیت میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

جدید الانظام ریاست میں دفاعی نظام بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرنا بھی دفاعی نظام میں شامل ہے۔

خلاصۂ بحث:

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفائے راشدین نے اُس وقت کی موجود دنیا میں سب سے بہترین ادارے نہ صرف قائم کیے بلکہ عملاً چلا کر بھی دکھائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غارِ حرا میں خلوت میں رہے، وہاں سے نکلے تو دنیا کو ایک بہترین قوم، ایک بہترین حکومت اور ایک بہترین آئین عطا کیا۔ سرکاری ملازمین کو وہ تمام اصولوں پر عمل کرنا چاہیے تاکہ انتظامِ ریاست اس اسلامی تصور پر چلے جو ریاستِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ہم تک پہنچی۔

Date:

س # 3

اسلام میں احتساب سماجی کنٹرول اور خوشحالی معاشرے کی ضمانت دیتا ہے۔ بحث کریں۔

تعارف :

کسی حکومت کا قانون و آئین گو کیسا ہی مرتب و منظم ہو، اگر ذمہ دار حکام کی نگرانی اور ان پر نکتہ چینی و تنقید کا اہتمام نہ ہو تو یقیناً تمام نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ احتساب کے بغیر کوئی معاشرہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ ذاتی معاملات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین کا نرمی شیوہ تھی لیکن انتظامی معاملات میں وہ کسی قسم کی نرمی کبھی بھی روا نہ رکھتے تھے۔ اس لیے احتساب کسی بھی معاشرے کے لیے خوشحالی کی ضمانت ہوتا ہے۔

احتساب کا مفہوم

احتساب کا لفظی معنی "حساب دینا" کے ہیں۔ مفہوم کے مطابق "ذمہ داری کا جواب دینا"۔ احتساب کرنے والے کو محتسب کہتے ہیں۔

Date:

احتساب سماجی کنٹرول اور خوشحالی معاشرے کی ضمانت:

بھلائی پر کاربند ہونا اور برائیوں سے اجتناب معاشرے کے قیام و استحکام کی بنیاد ہے۔ انبیاء کرام ؑ کی بعثت بھی اسی مقصد کے لیے ہوتی رہی۔ جہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ احتساب کی صورت میں ادا نہ ہو رہا ہو تو اس سے دین اور ریاست کی قوت منتشر ہو جاتی ہے۔ لوگ من مانیاں کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معاشرے کے کرپٹ اور بد عنوان لوگ لوٹ مار کے ذریعے ناجائز دولت اکھٹی کرتے ہیں اور غریب و کمزور لوگ مصیبت کے جال میں پھنستے چلے جاتے ہیں اور یوں پورا معاشرہ شر و فساد کا مرقع بن جاتا ہے۔

ترجمہ:

"لوگوں کے لیے اُن کے حساب کا وقت قریب آ پہنچا مگر وہ غفلت میں پڑے منہ پھیرے ہوئے ہیں"۔

Date:

احتساب اور عدل کا باہمی تعلق

احتساب اور عدل کا ایک گہرا تعلق ہے۔ احتساب عدل ہی کی ایک شاخ ہے۔ کسی بھی اسلامی مملکت میں قائم ہونے والے اجتماعی اداروں میں "حسبہ" کی اہمیت و افادیت مسلم رہی ہے۔ معاشرتی بدعنوانیاں اور کرپشن کا خاتمہ احتساب کے ذریعے اس وقت ہونا ممکن ہے جب محتسب کا فیصلہ ذاتی پسند و ناپسند نہ ہو۔

CamScanner